۳۔غم ہے یا خوشی ہے تو

ناصؔر کاظمی (۱۹۲۵ء۔۱۹۷۲ء)

ناصر کاظمی کا پورا نام سید ناصر رضا کاظمی ہے۔ ناصر کاظمی کی جائے ولادت انبالہ (انڈیا) ہے۔ ۸ دسمبر ۱۹۲۵ء کو انبالہ شہر میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد سید محمد سلطان کاظمی رائل انڈین آرمی میں صوبے دار میجر کے عہدے پر فائز تھے۔ ناصؔر کاظمی نے میٹرک مسلم ہائی سکول انبالہ سے کیا۔ آگے کی تعلیم کے لیے اسلامیہ کالج لاہور آ گئے۔ انھوں نے بی اے کی تعلیم کے لیے گورنمنٹ کالج لاہور میں داخلہ لیا مگر ناسازگار حالات کی وجہ سے ناصؔر کاظمی نے بنا بی۔ اے پورا کیے تعلیم ترک کر دی۔

ناصؔر کاظمی آزادی کے ساتھ ہی پاکستان آ گئے اور لاہور شہر کو اپنا مسکن بنایا۔ جلد ہی انھیں یکے بعد دیگرے والدین کے چل بسنے کا غم بھی جھیلنا پڑا۔ ناصر کاظمی نے پہلے ادبی رسالہ 'اوراقِ نو' کی ادارت کے فرائض انجام دیے۔ ۱۹۵۲ء میں رسالہ 'ہمایوں'' کی ادارت سے وابستہ ہوئے اور ماہنامہ ''خیال'' کے بھی مدیر رہے۔ ''برگِ نَے''، ''دیوان'' اور ''پہلی بارش'' ناصؔر کاظمی کی غزلوں کے مجموعے اور ''نشاطِ خواب'' نظموں کا مجموعہ ہے۔ سُر کی چھایا ان کا منظوم ڈراما ہے۔ ''برگِ نَے'' ان کا پہلا مجموعہ کلام تھا۔ جو ۱۹۵۲ء میں شائع ہوا۔ ۲ مارچ ۱۹۷۲ء کو ناصر کاظمی کا انتقال ہوا۔

تصانیف: دیوان، پہلی بارش، نشاطِ خواب، برگِ نَے۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
آفتوں	مشکلوں، پریشانیوں	دور	زمانہ، عہد
چراغ	دیا، لیمپ	خزاں	پت جھڑ کا موسم، زوال
رت	موسم	بہار	پھول کھلنے کا موسم
دیار	شہر	اجنبی	جس سے جان پہچان نہ ہو

اشعار کی تشریح

09818001

شعر 1:

غم ہے یا خوشی ہے تو
میری زندگی ہے تو

مفہوم: اے محبوب! تو غم ہے یا خوشی ہے لیکن تو میری زندگی ہے۔

تشریح:

ناصر کاظمی سادہ اور سہل انداز میں دنیا جہان کے مفہوم بیان کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں ان کی شاعری کے موضوعات میں ہجرت، غم یاس، تنہائی، اُداسی اور رات اہم موضوع ہیں۔ اپنے عہد کے حالات و واقعات نے ان پر گہرا دباؤ ڈالا لیکن انھوں نے اپنی شعری قوت کو ان سے

www.taleemzone.com
Educational Guide TALEEM ZONE

مغلوب نہ ہونے دیا۔ آپ کی شعری شخصیت کی رنگا رنگی اور تاب وتب کا محرک عشق ہے۔ تشریح طلب شعر میں وہ محبوب کو اپنی زندگی کا سرمایہ قرار دیتے ہیں۔ آپ ایک اداس لہجے کے باوقار شاعر ہیں لہجے میں انتہائی دھیما پن ہے۔ اس شعر میں صنعتِ تضاد یعنی غم اور خوشی کا استعمال کر کے اسے بہت خوبصورت بنا دیا ہے۔ متضاد الفاظ شاعری میں استعمال کر کے شاعر اپنے کلام کی اہمیت کو بڑھا دیتے ہیں۔ ناصر کاظمی نے ''غم'' اور ''خوشی'' دو متضاد الفاظ استعمال کیے ہیں اسے صنعت تضاد کہتے ہیں۔ ناصر کاظمی کی زندگی کے سارے رنگ اپنے محبوب کے باعث ہی ہیں اب وہ خوشی دے یا غم زندگی کا حاصل وہی ہے۔

محبت کرو اور نبھاؤ تو پوچھوں
یہ دشواریاں ہیں کہ آسانیاں ہیں

(حفیظ جالندھری)

زیرِ تشریح شعر میں ناصؔر کاظمی محبوب کو سرمایۂ حیات قرار دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہ میری زندگی ہے۔ میری زندگی میں سارے رنگ اس کے باعث ہیں۔ وہ خوشی دے یا غم دے، زندگی کا حاصل وہی ہے۔ محبوب اگرچہ بے رخی بھی برتتا ہے، بے اعتنائی سے پیش آتا ہے۔ محبت کا جواب محبت سے نہیں دیتا۔ وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرتا ہے۔ میرے رقیب سے قربت رکھتا ہے۔ اس کے میرے دل پہ ڈھائے گئے ظلم وستم کے باعث دن کا چین اور رات کا آرام ختم ہو چکا۔ اس کے رویے سے دل میں غم ہے لیکن اس کا غم بھی میری محبت کا سرمایہ ہے۔

محبوب دل کی رونق ہے۔ میرا محبوب خوب صورتی کا شاہ کار ہے۔ وہ سراپا حسن ہے۔ اس کے ہونے سے شہر میں رونق ہے۔ دنیا پُرکشش ہے، وہ نہ ہو تو بھری دنیا میں جی نہ لگے۔ اس کے دیدار سے تسکین ملتی ہے۔ وہ بھلے مجھے اپنی محبت سے نہ نوازے لیکن مجھے اس سے محبت ہے اس کی یاد سے سکون ملتا ہے۔

رات یوں دل میں تری کھوئی ہوئی یاد آئی
جیسے ویرانے میں چپکے سے بہار آجائے

(فیضؔ)

محبوب اگرچہ بے رخی سے پیش آتا ہے محبت کا جواب کبھی بھی محبت سے نہیں دیتا۔ وعدے کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے رقیب سے قربت رکھتا ہے۔ شاعر کا کہنا ہے کہ میرے محبوب کے میرے دل پہ ڈھائے گئے ظلم وستم کی وجہ سے مجھے دن رات چین نہیں پڑتا۔ میرا سکون ختم ہو چکا ہے۔ ہر درد غم افزوں نہیں ہوتا جب کہ کچھ غم ایسے بھی ہوتے ہیں جن کو سہنے میں مزا آتا ہے۔

حکیم محمد ناصؔر کا ایک مصرع ہے:

غم کے سہنے میں بھی قدرت نے مزا رکھا ہے

محبوب غم دے یا خوشی، وہ ہجر دے یا وصال، وہ القابات سے نوازے یا نہ نوازے، وہ نظرِ کرم کرے یا نہ کرے، وہ میرا ہو نہ ہو، لیکن وہ میری زندگی ہے۔ اس کا غم سرمایہ ہے اور اس کی یاد سرمایۂ حیات ہے۔

www.taleemzone.com
Educational Guide TALEEM ZONE

09818002

شعر 2:

آفتوں کے دور میں
چین کی گھڑی ہے تو

مفہوم: مشکل حالات میں وجہ سکون میرا محبوب اور اس کی محبت ہے۔

تشریح:

ناصر کاظمی سادہ اور سہل انداز میں دنیا جہاں کے مفہوم بیان کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں ان کی شاعری کے موضوعات میں ہجرت، یاس، تنہائی، اُداسی اور رات اہم موضوع ہیں۔ اپنے عہد کے حالات و واقعات نے ان پر گہرا دباؤ ڈالا لیکن انھوں نے اپنی شعری قوت کو ان سے مغلوب نہ ہونے دیا آپ کی شعری شخصیت کی رنگارنگی اور تاب وتب کا محرک عشق ہے۔

زیرِ تشریح شعر میں ناصر کہتے ہیں کہ زندگی کے رنج و غم میں محبوب اور اس کی محبت وجہ سکون ہیں۔ زندگی ہے تو مسائل ہیں۔ جب روزمرہ کی زندگی میں آفات کا سامنا ہوتا ہے۔ روزگار کے غم، ناگہانی مصائب، بیماری، لوگوں کے دل توڑنے والے رویے، لوگوں کی زبانوں کے تیر، دھوکا وفریب، لوگوں کی عیاری و چال بازی، مقصد و منزل تک پہنچنے میں رکاوٹیں کھڑی کرنے جیسے معاملات دکھ اور غم سے دوچار کر دیتے ہیں۔ طوفانی زندگی ہے انسان مقابلہ نہیں کر پاتا۔ مشینی دور ہے تو لوگوں میں احساسِ مروت نام کو نہیں۔ ان عوامل سے زندگی رنج و الم کا مرقع بن جاتی ہے تو محبوب کی محبت وجہ سکون بن کر سامنے آتی ہے۔ اس کا خیال سکون دیتا ہے۔ اس کی یاد سکون دیتی ہے۔ اس کا ساتھ حوصلہ دیتا ہے۔

یوں کس طرح کٹے گا کڑی دھوپ کا سفر
سر پر خیالِ یار کی چادر ہی لے چلیں

(ناصر کاظمی)

حقیقی معنوں میں دیکھیں تو ربِ کریم ہر آفت میں بندے کو آرام و سکون سے نوازتا ہے۔ اس کی یاد اور ذکر سے دلوں کو سکون ملتا ہے۔ اس تک پہنچنے میں جس بھی آفت کا سامنا ہو انسان بخوشی برداشت کر لیتا ہے۔

مصیبت بھی راحت فزا ہو گئی ہے
تیری آرزو راہ نما ہو گئی ہے

(حسرت موہانی)

محبت حاصلِ حیات ہے۔ دوست کی وفا اور اس کا ساتھ مصیبت کی ہر گھڑی میں حوصلہ و سکون بخشتے ہیں۔ ایک ایک دو گیارہ ہوتے ہیں جب تسلی دینے والا یا ساتھ دینے والا ہو تو مشکل کم شدت کی محسوس ہوتی ہے۔ محبوب کی تو صرف یاد ہی کافی ہوتی ہے۔

اجالے اپنی یادوں کے ہمارے ساتھ رہنے دو
نہ جانے کس گلی میں زندگی کی شام ہو جائے

(بشیر بدر)

09818003

شعر 3:

میری رات کا چراغ
میری نیند بھی ہے تو

www.taleemzone.com
www.taleemzone.com
www.taleemzone.com
Educational Guide TALEEM ZONE

مفہوم: اے محبوب تو سیاہ رات میں ایک روشن چراغ کی طرح ہے اور میری نیند کا باعث بھی تو ہے۔

تشریح:

ناصر کاظمی سادہ اور سہل انداز میں دنیا جہاں کے مفہوم بیان کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں ان کی شاعری کے موضوعات میں ہجرت، غم یاس، تنہائی، اُداسی اور رات اہم موضوع ہیں۔ اپنے عہد کے حالات وواقعات نے ان پر گہرا دباؤ ڈالا لیکن انھوں نے اپنی شعری قوت کو ان سے مغلوب نہ ہونے دیا آپ کی شعری شخصیت کی رنگارنگی اور تب وتاب کا محرک عشق ہے۔

زیرِ تشریح شعر میں شاعر کہتا ہے کہ محبوب میری رات کا چراغ اور میری نیند ہے۔ جیسے چراغ سے گھر روشن ہوتا ہے اسی طرح محبوب سے دل اور میری ذات میں روشنی ہے۔ جیسے چراغ کے بغیر گھر تاریک ہوتا ہے اسی طرح محبوب اور اس کی یاد کے بغیر دل تاریک اور بے رونق ہے۔ گھر روشن ہو تو زندگی میں تابندگی اور حرکت ہوتی ہے۔ تاریک گھر سکوت اور زندگی کے ٹھہراؤ کی علامت ہے۔ محبوب کی یاد ہو اور اس سے منسلک یادیں دل کو طرح طرح کی خوشی دیتی ہیں۔ اگر محبوب ساتھ ہو تو زندگی اصل زندگی ہے۔

؎ نینداس کی ہے، دماغ اس کا ہے، راتیں اس کی ہیں
تیری زلفیں جس کے بازو پر پریشاں ہوگئیں

(مرزا غالبؔ)

تشریح طلب اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ میرا محبوب میری راتوں کا چراغ ہے جس طرح چراغ جلنے سے گھر بھر میں روشنی ہو جاتی ہے اسی طرح محبوب کی یاد سے شاعر کی ذات روشن ہو جاتی ہے۔ تاریکی کو مایوسی اور روشنی کو اُجالے کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ گھر اگر روشن ہوگا تو شاعر کو زندگی کی ایک لہر نظر آئے گی اور اسے تابندگی اور حرکت ملے گی۔ لیکن اگر گھر میں اندھیرا ہے، تاریکی ہے تو ایسا گھر سکوت، جمود اور زندگی کے ٹھہراؤ کی علامت ہے۔ شاعر اس شعر میں محبوب کی یاد کو روشنی کہہ رہا ہے اور دعا گو ہے کہ:

؎ اُجالے اپنی یادوں کے ہمارے ساتھ رہنے دو
نہ جانے کس گلی میں زندگی کی شام ہو جائے

(بشیر بدر)

نیند بھی آرام وسکون کا باعث ہوتی ہے۔ محبوب کی یاد بھی دل کو آرام وسکون بخشتی ہے۔ محبوب کے دم سے اور اس کی یادوں سے پرسکون نیند نصیب ہوتی ہے۔ محبوب کی یاد دل کو طرح طرح کے سکون اور طرح طرح کی خوشیاں دیتی ہیں۔ محبوب کا ساتھ ہو تو زندگی اصل زندگی ہوتی ہے۔ شاعر اپنے محبوب سے مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ اے میرے محبوب! میری راتوں کے چراغ اور نیند آپ ہو۔

09818004

شعر 4:

میں خزاں کی شام ہوں
رُت بہار کی ہے تو

مفہوم: اے میرے محبوب میں ایک خزاں کی شام ہوں لیکن تو موسمِ بہار کی مانند ہے۔

www.taleemzone.com
Educational Guide TALEEM ZONE

تشریح:

ناصر کاظمی مشہور غزل گو شاعر ہیں اور دھیمے انداز کے ایک پُر وقار شاعر ہیں۔ غمِ دوراں، غمِ جاناں ان کی شاعری کے خاص جزو ہیں۔ زیرِ تشریح شعر میں شاعر کہتا ہے کہ میری زندگی خزاں کی شام کی مانند ہے اور اے میرے محبوب! تیرا وجود بہار کے موسم کی طرح ہے۔ وقتِ شام اداسی کی علامت ہے اور غروب کا وقت ہے۔ خزاں کا موسم پت جھڑ کا موسم کہلاتا ہے۔ یہ ویران و برباد زندگی، دکھ، پریشانی، بدقسمتی کی علامت ہے۔ سوکھے پتے، ٹُنڈ منڈ شاخیں اس موسم کا خاصہ ہیں۔ بہار خوشیوں کا موسم ہے، مہکتی ہواؤں اور گنگناتی فضاؤں کا موسم ہے۔ یہ خوش حال، خوش قسمت زندگی اور محبت بھرے موسم کی علامت ہے۔ شاعر نے اپنی پریشان زندگی کو خزاں اور محبوب کے وجود کو بہار سے تشبیہ دی ہے کہ میری زندگی خزاں کی اداس شام کی طرح ہے اور محبوب کا وجود موسمِ بہار کی مانند ہے۔

میری زندگی جو خزاں کی مانند تھی اس میں تم بہار کے موسم کی مانند میری زندگی میں آئے ہو۔ تیرے آنے سے خزاں کا اختتام ہوا۔ اب زندگی گل زار ہو گی۔ تیرے آنے سے بہار آئی ہے۔

ایک اور زاویے سے دیکھیں تو ہجرت ناصؔر کی شاعری کا جزو ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ میں ہجرت کر کے آیا ہوں، لٹا پٹا شخص ہوں تم بہار کی رت ہو جس نے اجڑی زندگی کو گل و گلزار کر دیا ہے۔

؎ تم کو دیکھا تو یہ خیال آیا
زندگی دھوپ تم گھنا سایہ

(جاوؔید اختر)

شاعر کی زندگی جو خزاں ہے اس خزاں کی شام ایک دن ضرور ہو گی اور یہ خزاں رسیدہ شاخیں نئی کونپلوں اور نئے پتوں سے بھر جائیں گی۔ نئے شگوفے پھوٹیں گے، گُل کھلیں گے اور بہار کا قافلہ اترے گا۔ محبوب کے آنے سے یہ تمام خزائیں ختم ہو جائیں گی اور بہار آ جائے گی۔ شاعر کا موقف ہے کہ اس کا محبوب اس کے پاس ہو تو اس کی زندگی بہار جیسی اور نہ ہو تو خزاں جیسی ہے۔

بقول شکیل بدایونی:

؎ مری زندگی پہ نہ مسکرا مجھے زندگی کا الم نہیں
جسے تیرے غم سے ہو واسطہ وہ خزاں بہار سے کم نہیں

09818005

شعر 5:

دوستوں کے درمیاں
وجۂ دوستی ہے تو

مفہوم: اے محبوب دوستوں میں دوستی کی وجہ تمھاری ذات ہے۔

تشریح: ناصؔر کاظمی کا شمار اردو کے مشہور غزل گو شعرا میں ہوتا ہے۔ غمِ دوراں، غمِ جاناں اور ہجرت کے موضوعات ان کی شاعری میں کثرت

www.taleemzone.com
Educational Guide TALEEM ZONE

سے ملتے ہیں۔ ناصر زندگی کی حقیقتوں کے ترجمان بھی ہیں اور الجھنوں کے عکاس بھی ہیں۔

زیرِ تشریح شعر میں شاعر محبوب کی اہمیت اور تعریف بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ دوستوں کے درمیان دوستی کا جذبہ باہم تمھاری وجہ سے ہے۔ میں معاشرتی الجھنوں کے سبب تنہا ہو گیا تھا۔ ناصرؔ کو تنہائی اور مایوسی کا شاعر بھی کہا جاتا ہے۔ بقول شاعر میری زندگی دکھوں اور غموں سے بھر گئی تھی اور ان کا سامان کرتے ہوئے میں الگ تھلگ ہو کر رہ گیا تھا۔ دنیا سے لاتعلق ہو گیا تھا۔ تمھارے آنے سے مجھے قرار ملا۔ تمھاری وجہ سے میں دوستوں کے درمیان اٹھنے بیٹھنے لگا۔ تمھاری وجہ سے محفلیں سجیں۔ تمھاری وجہ سے میں ان میں شریک ہوتا رہا۔ سب دوستوں کے آپس میں ملنے اور محفل آرائی کرنے کا سبب تم ہو۔ دوستی کا جذبہ انسانوں کو ایک دوسرے کو جاننے اور سمجھنے کی راہ ہموار کرتا ہے۔ باقی دوستوں سے بھی میں کٹ کر رہ گیا تھا۔ اب تمھاری وجہ سے میں ان سے ملا۔ میرے لیے تم ایک نعمت سے کم نہیں ہو۔ میری زندگی کے سارے رنگ، ساری رونق تمھارے دم سے ہے۔ میری تنہائیاں تمھاری وجہ سے ختم ہوئیں۔ یہ تبدیلی تمھاری وجہ سے آئی۔ دوستوں کے درمیان بات بھی تمھارے بارے میں ہوتی ہے۔ یوں دوستوں میں میری عزت کی وجہ بھی تم ہو۔

شاعر خود تو ہمیشہ معاشرتی الجھنوں کی وجہ سے تنہا رہا ہے اپنے وطن، اپنے شہر سے دور تنہائی اور مایوسی کا شکار رہا ہے۔ غرض شاعر کی زندگی ہمیشہ دُکھوں اور غموں کا ایک مرقع رہی ہے اور یہی دکھ اسی کے لیے تنہائی کا موجب بھی بنے۔ وہ سب سے الگ تھلگ رہنے لگا۔ جیسے کوئی دُنیا سے ہی لاتعلق ہو جائے۔ اب محبوب کے آنے سے اسے قرار ملا ہے اس کا دل اُچھلنے، ناچنے اور کودنے کو کر رہا ہے۔ یہ سب ایک حقیقت ہے کہ جب ہم دلی طور پر اداس ہوں تو ہمارا کہیں بھی دل نہیں لگتا اور جب ہم دل سے خوش ہوتے ہیں تو وہ خوشی ہمارے چہرے سے بھی جھلکتی ہے۔

ظاہر کی آنکھ سے نہ تماشا کرے کوئی
ہو دیکھنا تو دیدۂ دل وا کرے کوئی

(غالبؔ)

شاعر کی حالت بھی اب کچھ ایسی ہے کہ محبوب کے آنے سے اس کی زندگی میں قرار اور سکوں آ گیا ہے۔ محبوب کی وجہ سے وہ دوستوں کی درمیان اُٹھنے، بیٹھنے لگا ہے۔ وہ محفلوں میں بھی شریک ہو رہا ہے۔ شاعر کا موقف ہے کہ دوستوں کی محفل آرائی کا سبب محبوب ہے۔ دوستی کا جذبہ انسانوں کو ایک دوسرے کو جاننے اور سمجھنے کے لیے راہیں ہموار کرتا ہے۔ اب محبوب کی وجہ سے وہ ان سے ملا اور زندگی کی ساری رونقیں بھی واپس آ گئیں۔

آپ سے مل کے ہم کچھ بدل سے گئے
شعر پڑھنے لگے، گنگنانے لگے

(جاوید اختر)

شاعر کے لیے اس کا محبوب کسی نعمت سے کم نہیں ہے جو اسے زندگی کی رونقوں میں واپس لے آیا۔ جس کی وجہ سے اس کی تنہائی ختم ہوئی اور یہ تبدیلی صرف شاعر کے محبوب کی وجہ سے ہے۔ دوستوں کے درمیان بات بھی محبوب کے واسطے سے ہی ہوتی ہے ان سے جو پہلے

www.taleemzone.com
www.taleemzone.com
www.taleemzone.com
Educational Guide TALEEM ZONE

لاتعلقی ہوگئی تھی اب پھر ان کے ساتھ اُٹھنا، بیٹھنا اور خوش گپیاں لگانے کا سبب بھی محبوب ہے تو گویا دوستوں میں جو عزت ہے وہ بھی شاعر کے محبوب کی وجہ سے ہے۔

09818006

شعر 6:

میری ساری عمر میں
ایک ہی کمی ہے تو

مفہوم: اے میرے محبوب میری ساری زندگی میں ایک ہی کمی ہے اور وہ تم ہو۔

تشریح:

ناصؔر کاظمی کا شمار مشہور غزل گو شعرا میں ہوتا ہے۔ غم دوراں اور غم جاناں پر مبنی ناصر کے اشعار زندگی کی الجھنوں کے ترجمان بھی ہیں اور معاملات محبت کے عکاس بھی ہیں۔ زیرِ تشریح شعر میں شاعر کہتا ہے کہ محبوب کی محبت سے بڑھ کر زندگی میں کچھ بھی نہیں ہوتا۔ محبوب کا وصال اور اس کی محبت دل و دماغ کے قرار کے لیے بہت اہم ہے۔ لیکن مجھے یہ نصیب نہیں۔ زندگی میں شہرت ملی، کامیابیاں ملیں لیکن محبوب نہیں ملا۔ جب محبوب نہیں ملا تو باقی سب بے سود ہی لگتا ہے۔ عشق لا حاصل ہے۔ بہت کم خوش نصیب محبوب کی محبت کو حاصل کر پاتے ہیں۔ سب کچھ حاصل کر کے بھی محبوب کا نہ ملنا بہت کرب ناک ہے۔ زندگی ادھوری رہتی ہے۔ محبت کا جذبہ عظیم جذبہ ہے۔ محبت کے بغیر زندگی کے رنگ پھیکے ہیں۔ محبت پتھر میں داخل ہو جائے تو اسے موتی کی چمک اور تاج محل کو آن، بان، شان عطا کرتی ہے لیکن زندگی میں محبت ہی نہ ہو تو نہ دل زندہ، نہ جذبے زندہ، نہ خیالات میں نرگسیت، نہ باتوں میں رومانویت، پھیکی زندگی رہ جاتی ہے۔ شاعر اداس اور دکھی ہے وہ بہت بدقسمت ہے کہ اسے محبوب کی محبت نہیں مل سکی۔ وہ نہیں ملا تو جیسے کچھ بھی نہیں ملا۔ محبوب کو پانے کی خواہش پوری نہ ہو سکی۔ یہ زندگی کی سب سے بڑی کمی ہے۔

بھری دنیا میں جی نہیں لگتا
جانے کس چیز کی کمی ہے ابھی

(ناصر کاظمی)

زندگی میں انسان بہت سی کامیابیاں حاصل کرتا ہے، شہرت پاتا ہے، بلندیوں کو چھو لیتا ہے لیکن اگر محبت ادھوری رہ جائے تو یہ سب کچھ اس کے لیے بے سود ہوتا ہے۔ عشق اگر لاحاصل رہ جائے تو زندگی کی تمام تر خوشیاں مل کر بھی اس خلا کو مکمل نہیں کر سکتیں، اس زخم کو بھر نہیں سکتیں۔ سب کچھ حاصل کرنا بھی بے سود رہ جاتا ہے۔ زندگی ادھوری رہ جاتی ہے پھر کہیں بھی دل نہیں لگتا۔ اگر زندگی میں محبت ہی نہ رہے تو ایسی صورت میں زندہ انسان بھی مردہ کے برابر ہے۔

؎ زندگی زندہ دلی کا نام ہے
مردہ دل کیا خاک جیا کرتے ہیں

(ناسخ)

محبت اگر لاحاصل رہ جائے تو نہ خیالوں میں رنگینی رہتی ہے نہ باتوں سے پھول جھڑتے ہیں۔ زندگی سے رومانویت ختم ہو جاتی ہے۔ جذبات میں گرمی معدوم ہو جاتی ہے۔ غرض کہ زندگی بے رونق ہو جاتی ہے اور اگر اس کی خواہش پوری نہ ہو تو پھر بھری دنیا میں بھی دل نہیں لگتا اور

www.taleemzone.com
www.taleemzone.com
www.taleemzone.com
Educational Guide TALEEM ZONE

ویرانوں کی طرف بھاگ جانے کا دل کرتا ہے۔

09818007

شعر 7:

میں تو وہ نہیں رہا
ہاں مگر وہی ہے تو

مفہوم: اے محبوب! میں اب پہلے جیسا نہیں رہا لیکن تم ابھی بھی ویسے ہی ہو۔

تشریح: ناصر کاظمی تنہائی، ہجرت اور اداسی کے شاعر ہیں۔ غمِ عشق اور غمِ محبوب پر مبنی ان کے اشعار معاملاتِ محبت کے عکاس اور زندگی کی تلخیوں کے ترجمان ہیں۔

ناصر کہتا ہے کہ میں اب پہلے جیسا نہیں رہا، مصائبِ زمانہ اور غمِ عشق سہتے سہتے میرے مضبوط اعصاب جواب دے گئے ہیں، اب معمولی باتیں بھی مجھے متاثر کرتی ہیں۔ میں مایوس ہو چکا ہوں۔ حالات کی ستم ظریفی نے میرے جذبات اور احساسات کو سخت متاثر کیا ہے۔ اب میرے دل میں محبت کا وہ جذبہ موجود نہیں رہا۔ مروت کو حالات نے بدل دیا ہے۔ لیکن اے میرے محبوب! تم تو ویسے ہی ہو۔ تمھارا حسن بھی ویسا ہی ہے۔ تمھاری شوخیاں اور ادائیں بھی ویسی ہیں۔ حالات نے مجھے بدل کر رکھ دیا لیکن تمھارا کچھ نہ بگاڑ سکے۔ محبت نہیں ملی تھی اس بات نے میری شخصیت بدل دی۔ میں مجنوں ہو گیا۔ دکھ اور غم میرے چہرے سے عیاں ہیں لیکن شاید تمھیں کوئی غم نہیں ملا اسی لیے تو اتنے شادمان اور سدا بہار ہو۔

دوسرے رخ سے دیکھیں تو شاعر کہنا چاہتا ہے کہ اگرچہ میں برباد ہو چکا ہوں لیکن محبوب کی محبت میرے دل سے نہیں نکلی۔ وہ میرے لیے اب بھی ویسے ہی اہم ہے جیسے پہلے تھا۔

ناصر کاظمی تنہائی، ہجرت اور اداسی کے ایک عظیم شاعر ہیں۔ بقول شاعر حالات کی ستم ظریفیاں برداشت کرتے کرتے اب میرے اعصاب جواب دے چکے ہیں میں مایوس ہو چکا ہوں حالانکہ ارشاد ہے "مایوسی کفر ہے" حالات کیسے بھی ہوں انسان کو ان کا مقابلہ کرنا چاہیے۔ لیکن کبھی کبھی انسان حالات سے واقعی گھبرا جاتا ہے، ٹوٹ جاتا ہے اور پھر اسے دنیا کی رونقیں اچھی نہیں لگتیں۔

؎ جانتا ہوں ایک ایسے شخص کو میں بھی منیرؔ
غم سے پتھر ہو گیا لیکن کبھی رویا نہیں

(منیر نیازی)

شاعر حالات کا مقابلہ کرتے کرتے تھک گیا ہے۔ اب شاعر کے دل میں وہ جذبہ محبت نہیں رہا۔ اس شعر کا دوسرا رخ یوں بھی ہو سکتا ہے کہ شاعر حالات کا مقابلہ کرتے کرتے اپنی شخصیت تو کھو بیٹھتا ہے لیکن محبوب کے لیے محبت جوان ہے۔

؎ اِک تیرا ہجر جو بالوں میں سفیدی لایا
اِک تیرا عشق جو سینے میں جواں رہتا ہے

(محمود احمد ہاشمی)

www.taleemzone.com
Educational Guide TALEEM ZONE

ناصر کاظمی بھی اس شعر میں یہ اعتراف کرتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ چاہے وہ برباد ہو گیا ہے لیکن محبوب کے لیے جذبہ آج بھی وہی ہے۔ محبوب ویسا ہی اہم جیسا پہلے تھا۔ شاعر کی اپنی حالت تو بدل گئی حالات کی ستم ظریفیوں نے شاعر کو مکمل طور پر بدل کر رکھ دیا لیکن اب بھی شاعر کے دل میں محبوب کے لیے وہی جذبہ موجود ہے۔

شعر 8: 09818008

ناصرؔ اِس دیار میں
کتنا اجنبی ہے تو

مفہوم: ناصر اس دنیا میں تو کتنا تنہا ہے۔

تشریح:

ناصر کاظمی تنہائی، ہجرت اور اُداسی کے ایک عظیم شاعر ہیں۔ غمِ عشق اور غمِ محبوب پر مبنی ان کے اشعار معاملات محبت کے عکاس ا[ور] زندگی کی تلخیوں کے ترجمان ہیں۔ تشریح طلب اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ زندگی کی ساری رونقیں محبوب کے دم سے تھیں محبوب گیا تو سار[ی] روشنیاں ہی ختم ہو گئی ہیں۔ زندگی تاریک ہو گئی۔ اب اس شہر اور دنیا میں دل نہیں لگتا۔ اوروں سے ملنا بھی محبوب کی وجہ سے تھا۔ وہ گیا ہے تو س[ب] کچھ چلا گیا ہے۔ ہر طرف تنہائی اور اجنبیت کا احساس ہوتا ہے۔

شاعر معاشرے کا ذہن ہوتا ہے۔ شاعر حساس فرد ہوتا ہے۔ اگر معاشرہ بے حس ہو تو یہ شاعر کے لیے کرب کی بات ہوتی ہے۔ [بے] حس اور بے پروا لوگوں میں وہ اجنبی کی طرح ہوتا ہے۔ ناصرؔ کہتا ہے کہ میں بھی اس احساس سے بے نیاز دنیا میں اجنبی ہوں۔ میں خود غرض، [بے] حس، مکار اور عیار نہیں ہو سکتا۔ مطلب پرست اور مفاد پرست دنیا میں میرا وجود ہم آہنگی نہیں رکھتا۔ میں اس دنیا میں کیوں آ گیا ہوں۔ مجھے ا[یسے] لوگوں میں بھیج دیا گیا ہے جو دل اور احساس کی نعمت سے محروم ہیں۔

ان بے دلوں میں پھینک دیا حادثات نے
آنکھوں میں جن کی نور نہ باتوں میں تازگی

(ناصرؔ کاظمی)

زندگی تاریک ہو گئی ہے اب اس شہر میں اور اس دنیا میں دل نہیں لگتا۔ محبت لاحاصل رہنے کی وجہ سے شاعر کا دل اب کسی محفل، [کسی] رونق میں جانے کو نہیں کرتا نہ ہی وہ دوستوں کے ساتھ مل کر بیٹھتا ہے اور یہ سب کچھ محبوب کی وجہ سے ہے وہ چلا گیا ہے تو شاعر بھری دنیا میں ا[کیلا] رہ گیا ہے۔ اب دنیا کی محفلوں میں ان کا جانے کو دل نہیں کرتا۔

نئے کپڑے بدل کر جاؤں کہاں
اور بال بناؤں کس کے لیے
وہ شخص تو شہر ہی چھوڑ گیا
میں باہر جاؤں کس کے لیے

(ناصرؔ کاظمی)

www.taleemzone.com
TALEEM ZONE Educational Guide

مشق

(۱) ناصر کاظمی کی اس غزل کے متن کے پیش نظر مختصر جواب لکھیں۔

(الف) "غم ہے یا خوشی" شاعر نے ہر حال میں زندگی کو کیسے قرار دیا ہے؟ 09818009

جواب: شاعر نے غم یا خوشی میں محبوب کو زندگی قرار دیا ہے کہ محبوب ہی اس کی خوشی اور غم کی وجہ ہے۔

(ب) شاعر نے آفتوں کے دور میں چین کی گھڑی کسے کہا ہے؟ 09818010

جواب: شاعر نے آفتوں کے دور میں چین کی گھڑی محبوب اور اس کی یاد کو کہا ہے۔

(ج) شاعر نے اپنے آپ کو خزاں کی شام کیوں کہا ہے؟ 09818011

جواب: شاعر نے محبوب کو بہار کہہ کر عاجزی میں خود کو خزاں کہا ہے۔

(د) شاعر نے اپنے آپ کو دوستوں کے درمیان وجہ دوستی کیوں قرار دیا ہے؟ 09818012

جواب: شاعر دوستوں کے درمیان وجہ دوستی محبوب کو اس لیے کہہ رہا ہے کہ وہ اس کی خوشی اور غم کا باعث ہے۔ جب وہ خوش ہوتا ہے تو دوستوں سے بھی خوش اخلاقی سے ملتا ہے اور جب غم گین ہوتا ہے تو دوستوں سے بھی جھگڑتا ہے۔

(ہ) شاعر نے اس دیار میں اپنے آپ کو اجنبی کیوں کہا ہے؟ 09818013

جواب: شاعر نے محبوب کے چلے جانے کے بعد اس جہاں میں خود کو اجنبی کہا ہے۔

(۲) کالم (الف) کے مصرع اوّل کو کالم (ب) کے مصرع ثانی کے ساتھ اس طرح ملائیں کہ شعر مکمل ہو جائے 09818014

کالم (الف)	کالم (ب)
غم ہے یا خوشی ہے تو	چین کی گھڑی ہے تُو
آفتوں کے دور میں	رُت بہار کی ہے تُو
میری رات کا چراغ	ہاں مگر وہی ہے تُو
میں خزاں کی شام ہوں	میری زندگی ہے تُو
میں تو وہ نہیں رہا	میری نیند بھی ہے تُو

(۳) درج ذیل الفاظ و تراکیب کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کا مفہوم واضح ہو جائے۔ 09818015

چین کی گھڑی، خزاں، رُت، وجہ دوستی، دیار، اجنبی

الفاظ	جملے
چین کی گھڑی	محبوب کی آمد چین کی گھڑی کی وجہ ہوا کرتی ہے۔
خزاں	خزاں میں درختوں کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔
رُت	بہار کی رُت خزاں کے غم کو بھلا دیتی ہے۔
وجہِ دوستی	انسانیت یہ کہ وجہِ دوستی کو الگ رکھ کر بھلائی کی جائے۔
دیار	دیارِ غیر میں دِل لگانا ہمت کا کام ہے۔
اجنبی	اجنبی سے دوستی خطرے کا باعث ہو سکتی ہے۔

www.taleemzone.com
Educational Guide TALEEM ZONE

9818016
(۴) شاعر نے اپنی غزل کے مطلع میں کون سی صنعت استعمال کی ہے، نشان دہی کریں۔

جواب: شاعر نے اپنی غزل کے مطلع میں صنعتِ تضاد استعمال کی ہے۔غم اور خوشی متضاد الفاظ ہیں۔

9818017
(۵) ذیل کے شعر کی تشریح کریں۔

میں خزاں کی شام ہوں
رُت بہار کی ہے تُو

جواب: دیکھیے تشریح۔

اضافی مختصر سوالات

9818018
س1۔ ناصر کاظمی کا کمال کیا ہے؟

ج۔ ناصر کاظمی کا کمال یہ ہے کہ جو کچھ وہ اپنے گرد و پیش میں دیکھتے ہیں وہیں سے علامتیں اور استعارے اخذ کرتے ہیں۔

9818019
س2۔ ناصر کاظمی کے شعری مجموعوں کے نام تحریر کیجیے۔

ج۔ برگِ نے، سر کی چھایا، نشاطِ خواب، دیوان اور پہلی بارش۔ان کا تمام کلام "کلیاتِ ناصر کاظمی" کی صورت میں شائع ہو چکا ہے۔

9818020
س3۔ ناصر کاظمی نے کب لکھنا شروع کیا اور پہلی غزل کب شائع ہوئی؟

ج۔ ناصر کاظمی نے شاعری کا آغاز زمانہ طالب علمی سے ہی کر دیا تھا۔ان کی پہلی غزل ۱۹۴۵ء میں شائع ہوئی۔

9818021
س4۔ محبوب شاعر کا چراغ اور نیند کیسے ہے؟ وضاحت کریں۔

ج۔ رنج و مصائب کے اندھیروں میں محبوب کا ساتھ یا اس کی یاد ایک چراغ کی طرح ہوتی ہے جو اندھیروں کو دُور کرتی ہے۔تکالیف باعث نیند نہیں آتی، تو محبوب کی یاد سے وہ سکون ملتا ہے کہ نیند آ جاتی ہے۔

9818022
س5۔ ناصر کاظمی کو سب سے بڑا دکھ کیا تھا اور اس سلسلے میں کون سی غزل لکھی؟

ج۔ ناصر کاظمی کو مشرقی پاکستان کی علیحدگی کا بہت بڑا غم تھا۔اسی کے لیے جو غزل لکھی اس کا پہلا شعر یہ ہے:

وہ ساحلوں پہ گانے والے کیا ہوئے وہ کشتیاں جلانے والے کیا ہوئے

9818023
س6۔ شاعر کی زندگی میں کس چیز کی کمی ہے؟

ج۔ شاعر کہتا ہے کہ اس نے زندگی میں بہت ساری کامیابیاں حاصل کیں لیکن اُسے صرف محبوب کی محبت کی کمی ہے کیوں کہ اس کی مح
اُسے ہمیشہ لاحاصل رہی ہے۔

س7۔ آخری شعر میں شاعر نے اپنی کون سی کیفیت بیان کی ہے؟

ج۔ شاعر کا کہنا ہے کہ محبوب کے جانے کے بعد وہ شہر میں اکیلا اور اجنبی بن کے رہ گیا ہے۔

www.taleemzone.com
Educational Guide TALEEM ZONE

کثیرالانتخابی سوالات

1- ناصر کاظمی کی غزلوں میں اُداسی اور تنہائی کے عنصر کی وجہ ہے: 09818024

(A) ہجرت (B) اذیت (C) فطرت (D) شکست

2- ہم آواز الفاظ کو کہتے ہیں؟ 09818025

(A) ردیف (B) مطلع (C) قافیہ (D) مقطع

3- "پہلی بارش"، کس کا شعری مجموعہ ہے: 09818026

(A) احمد ندیم قاسمی (B) احمد فراز (C) ناصر کاظمی (D) الطاف حسین حالی

4- غزل کے پہلے شعر کو کہتے ہیں: 09818027

(A) مقطع (B) مطلع (C) مطلع ثانی (D) مطلع حسن

5- ناصر کاظمی کی شاملِ نصاب غزل کا ماخذ ہے: 09818028

(A) کلیاتِ ناصر کاظمی (B) غزلیاتِ ناصر (C) دیوانِ ناصر کاظمی (D) ناصر کی غزلیں

6- ناصر کاظمی کا پورا نام ہے: 09818029

(A) ناصر رضا کاظمی (B) رضا کاظمی (C) سید ناصر رضا کاظمی (D) سدرضا کاظمی

7- ناصر کاظمی کے والد کا کیا نام تھا؟ 09818030

(A) سید محمد سلطان کاظمی (B) سید محمد کامران کاظمی (C) سید محمد ارمغان کاظمی (D) سید محمد رمضان کاظمی

8- ناصر کاظمی کی والدہ کا تعلق علم و کتاب سے تھا وہ مشن ہائی سکول میں تھیں: 09818031

(A) ٹیچر (B) کلرک (C) صدرِ معلم (D) منتظمِ اعلیٰ

9- قیامِ پاکستان کے بعد ناصر کاظمی خاندان کے ہمراہ انبالہ سے ہجرت کر کے۔۔۔۔۔۔۔۔۔لاہور میں آ گئے: 09818032

(A) انبالہ نگر (B) چاند نگر (C) کرشن نگر (D) پھول نگر

10- ملازمت کے سلسلے میں تقریباً دو سال تک مجلّہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔کے مدیر رہے: 09818033

(A) اوراقِ نو (B) اوراقِ دس (C) جھنگ (D) اوراق بیس

11- ناصر کاظمی نے پانچ سال تک ماہنامہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔کی ادارت کے فرائض انجام دیے: 09818034

(A) اوراقِ نو (B) ہمایوں (C) خیال (D) پھول

12- ناصر کاظمی ایک سال تک ماہنامہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔کے مدیر و ناشر رہے: 0981803?

(A) ہمایوں (B) پھول (C) خیال (D) اوراقِ نو

www.taleemzone.com
Educational Guide TALEEM ZONE